روزنامہ
ٹیلیفون نمبر 047-6213029 C.P.L 29-FD

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

منگل 14 مارچ 2006ء 13 صفر 1427 ہجری 14 امان 1385 ہش جلد 56-91 نمبر 56

سیرت نبوی کی روشنی میں آنحضرت ﷺ کے ارفع و اعلیٰ مقام کا بیان

آنحضرت ﷺ مذہبی آزادی، برداشت اور آزادی ضمیر کے علمبردار تھے

آپؐ نے انسانی قدروں اور حقوق انسانی کو قائم کرنے کے اعلیٰ معیار قائم فرمائے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 10 مارچ 2006ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں آپ نے سیرت نبویؐ کی روشنی میں آنحضرت ﷺ کا اعلیٰ وارفع مقام بیان کیا اور فرمایا کہ آنحضرت ﷺ مذہبی آزادی، برداشت اور آزادیٔ ضمیر کے علمبردار تھے۔ احمدیہ ٹیلی ویژن نے براہ راست تمام دنیا میں یہ خطبہ ٹیلی کاسٹ کیا اور متعدد زبانوں میں اس کا رواں ترجمہ بھی نشر کیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ دین حق کی تعلیم اتنی خوبصورت ہے کہ اس کی خوبصورتی سے ہر تعصب سے پاک شخص متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا چنانچہ متعدد جگہ قرآن کریم میں اس کا ذکر ہے کہ غیر مسلموں کے حقوق کا خیال رکھا جائے۔ ان سے انصاف اور حسن سلوک کیا جائے اور دین کے بارے میں کسی قسم کی سختی یا جبر نہ کیا جائے۔ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں جنگوں کے مخصوص حالات پیدا کئے گئے اور جوابی طور پر دفاعی جنگیں کی گئیں لیکن ان حالات میں بھی حضرت نبی کریم ﷺ نے انسانی قدروں اور حقوق کے قیام کے اعلیٰ معیار قائم کئے۔

حضور انور نے سیرت نبوی کی روشنی میں مذہبی آزادی رواداری، آزادی ضمیر اور حقوق انسانیت کے قیام کی متعدد مثالیں اور واقعات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمارے آقا حضرت نبی کریم ﷺ سراپا رحمت اور محسن انسانیت تھے۔ جب آپؐ فاتح کی حیثیت سے مکہ میں داخل ہوئے تو مفتوح قوم سے اس کے ظلموں کا بدلہ لینے کی بجائے عام معافی کا اعلان کر کے مذہبی آزادی اور رواداری کا حق ادا کر دیا۔ عکرمہ جو ابوجہل کا بیٹا تھا اور اپنے مظالم کی وجہ سے واجب القتل تھا اسے نہ صرف معاف کیا بلکہ مذہبی آزادی بھی دی جس سے متاثر ہو کر وہ مسلمان ہو گیا۔ اسی طرح ایک سردار ثمامہ بن اثال کو جب مسلمانوں نے قید کر لیا تو آنحضرت ﷺ نے اسے بھی حسن سلوک کرتے ہوئے معاف کر دیا جس کی وجہ سے اس نے بھی اسلام قبول کر لیا۔ اس کے بعد جب وہ مکہ گیا اور اس کے مسلمان ہونے کی وجہ سے اہل مکہ نے اسے تکالیف پہنچائیں تو اس نے واپس جا کر یمامہ کی طرف سے مکہ آنے والی گندم روک دینے کا اعلان کر دیا لیکن جب مکہ والوں نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں رحم کی اپیل کی تو آپؐ نے ثمامہ کو پیغام بھجوا کر پابندی ختم کروادی۔ آنحضرت ﷺ کا ایک خادم یہودی نوجوان تھا۔ جب وہ مرض الموت میں مبتلا ہوا تو اس کی بخشش کی فکر اور پیار کی وجہ سے آپ نے اسے اسلام قبول کرنے کی دعوت دی۔ چنانچہ وہ آپ کے حسن سلوک اور پیار کے سبب مسلمان ہو گیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ ہے مذہبی آزادی اور رواداری جو آپؐ نے قائم کی جس کی مثال کہیں نہیں مل سکتی۔ آنحضرت ﷺ دعویٰ نبوت سے قبل بھی آزادیٔ ضمیر اور آزادیٔ مذہب کو قائم کرتے تھے۔ حضرت خدیجہ سے شادی کے بعد جب انہوں نے اپنے غلام اور مال آنحضرت ﷺ کے تصرف میں دے دیئے تو آپؐ نے سب غلام آزاد کر دیئے اور مال کا بھی اکثر حصہ غرباء میں تقسیم کر دیا۔ غلاموں میں ایک غلام زید تھے۔ اس کا والد اور چچا اسے لینے آئے لیکن زید نے آنحضرت ﷺ سے جدا ہونا پسند نہ کیا اور والد کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا جس پر آنحضرت ﷺ نے اسے بیٹا بنا لیا آپؐ کو رواداری اور انسانی حقوق کا اس قدر خیال تھا کہ ایک یہودی کا جنازہ دیکھ کر احتراماً کھڑے ہو گئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ ہیں اعلیٰ نمونے دوسرے مذاہب اور انسانیت کے احترام کے۔ جن سے مذہبی رواداری، نرم جذبات اور پیار و محبت کی فضا پیدا ہوتی ہے۔ ہزاروں درود اور سلام اس پاک وجود پر جنہوں نے یہ اعلیٰ نمونے قائم کئے۔

اللہ ہمیں بھی اس پر عمل کرنے کی توفیق دے۔

اہل طائف مسلمان ہو گئے

آنحضرت ﷺ غزوہ تبوک سے ماہ رمضان میں واپس تشریف لائے اسی ماہ اہل طائف کا وفد حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ رسول اللہؐ نے مسجد نبوی کے ایک کونے میں ان کے لئے خیمہ لگوایا تا کہ قرآن سنیں اور صحابہ کو نماز پڑھتے دیکھیں اس قافلہ کا سردار عبدیالیل تھا۔ جس نے رسول اللہؐ کے سفر طائف میں شہر کے غنڈے آپ کے پیچھے لگا دیئے تھے جو تین میل تک آپ کو پتھر مارتے آئے اور آپؐ لہولہان ہو گئے۔ مگر رسول اللہؐ کے حسن سلوک سے یہ لوگ مسلمان ہو کر واپس گئے۔

(شرح المواهب اللدنيه زرقانى جلد4ص8دارالمعرفه بيروت- 1993ء)

وصیت کے انعامات بہت ہیں

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

''اگر صحیح طور پر جماعت کو وصیت کی اہمیت بتائی جائے اور بتایا جائے کہ خدا کا قائم کردہ طریق ہے تو میں سمجھتا ہوں ہزاروں آدمی جنہیں تا حال اس طرف توجہ نہیں ہوئی وصیت کے ذریعہ سے اپنے ایمان کو کامل کر کے دکھائیں گے۔ وصیت کی تحریک خدا کی طرف سے ہے اور اس کے ساتھ بہت سے انعامات وابستہ ہیں۔ ابھی تک جنہوں نے وصیت نہ کی وہ کر کے اپنے ایمان کے کامل ہونے کا ثبوت دیں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود نے لکھا ہے کہ جو شخص وصیت نہیں کرتا مجھے اس کے ایمان میں شبہ ہے''۔ (الفضل 27/اپریل 1943ء)

(مرسلہ: سیکرٹری مجلس کارپرداز)

سالانہ اجتماع انصاراللہ یو۔کے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس انصاراللہ انگلینڈ کا چوبیسواں سالانہ اجتماع انشاء اللہ العزیز مورخہ 27, 28, 29/اکتوبر 2006ء بمقام بیت الفتوح مورڈن منعقد ہوگا۔ تمام دوستوں سے درخواست ہے کہ اس اجتماع میں بھرپور شمولیت کیلئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔

(قائد عمومی مجلس انصاراللہ یو۔کے)

ماہر امراض جلد کی آمد

مکرم ڈاکٹر عبدالرفیق سمیع صاحب ماہر امراض جلد مورخہ 19 مارچ 2006ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کے معائنہ کیلئے تشریف لائینگے ضرورت منداحباب پرچی روم سے اپنی پرچی بنوالیں اور مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رابطہ فرمائیں۔ وزیٹنگ فیکلٹی (Visiting Faculty) کا اعلان اس ویب سائٹ پر بھی کیا جاتا ہے۔

(www.foh-rabwah.org)

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

خطبہ جمعہ

اس جلسے کے مقاصد میں سے سب سے بڑا مقصد یہ باور کرانا تھا کہ اس دنیا کو ہی سب کچھ نہ سمجھو اپنے اندر زہد وتقویٰ پیدا کرو۔ آپس میں محبت، پیار اور بھائی چارے کے تعلقات پیدا کرو

آپ لوگوں کے اخلاص و وفا اور تعلق کو دیکھ کر بے اختیار اللہ تعالیٰ کی اس پیاری جماعت پر پیار آتا ہے

ان دنوں میں خاص طور پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹتے ہوئے اپنے رب کی پہچان، فہم وادراک اور اس کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرتے چلے جائیں

جلسہ سالانہ قادیان کی مناسبت سے خدمت کرنے والے کارکنان اور مہمانوں کو نہایت اہم نصائح

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز - فرمودہ 23/دسمبر 2005ء بمطابق 23/فتح 1384 ہجری شمسی بمقام جلسہ گاہ، قادیان دارالامان

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے فضل سے انشاء اللہ تعالیٰ تین دن بعد قادیان کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ دنیائے احمدیت اپنے گھر بیٹھے بھی براہ راست جلسہ سے فیض پا سکے گی۔ جلسہ سالانہ کا آغاز 1891ء میں اس چھوٹی سی بستی میں حضرت مسیح موعود نے فرمایا تھا۔ اور اس کا مقصد اللہ اور اس کی مخلوق سے، اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے والے لوگوں کا، مومنوں کا ایک تعلق جوڑنا تھا۔

اس جلسے کے مقاصد میں سے سب سے بڑا مقصد یہ باور کرانا تھا کہ اس دنیا کو ہی سب کچھ نہ سمجھو، یہ دنیا چند روزہ ہے، آخر کو انسان نے خدا کے حضور حاضر ہونا ہے اس لئے اپنی آخرت کی بھی فکر کرو، اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا کرو۔ شیطان بہت سے دنیاوی لالچ دے گا لیکن اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھتے ہوئے، اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگتے ہوئے شیطان کے حملوں سے بچنے کی کوشش کرو۔ اپنے اندر زہد اور تقویٰ پیدا کرو۔ خدا ترسی کی عادت ڈالو۔ آپس میں محبت، پیار اور بھائی چارے کے تعلقات پیدا کرو۔ کیونکہ یہ آپس کے معاشرے کے تعلقات خدا تعالیٰ کا خوف اور زہد وتقویٰ پیدا کرنے کے لئے بھی ضروری ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کرنے کے لئے بھی ضروری ہیں۔ شیطان کے حملوں سے بچنا، اپنے بھائیوں کے حقوق ادا کرنا یہ سب چیزیں اُس وقت ہوں گی جب افراد جماعت عاجزی کے بھی اعلیٰ معیار قائم کر رہے ہوں گے اور سچائی کے بھی اعلیٰ معیار قائم ہوں گے اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے اور اس کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنے کے بھی اعلیٰ معیار قائم ہوں گے۔ تو یہ ہے خلاصہ ان مقاصد کا جو حضرت مسیح موعود جلسہ سالانہ منعقد کر کے حاصل کرنا چاہتے تھے۔ اور یہ مقاصد ہم اس وقت تک حاصل نہیں کر سکتے جب تک جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں پیدا نہیں ہوتا، اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے کی روح اور تڑپ پیدا نہیں ہوتی۔ اب یہاں جلسے کی گہما گہمی شروع ہو گئی ہے، رونقیں شروع ہو گئی ہیں۔ باہر سے آنے والا ہر مہمان اور یہاں کا رہنے والا ہر شخص صرف اس رونق کو دیکھ کر اور بازاروں میں پھر کر خوش نہ ہو بلکہ ابھی سے جلسے کے استقبال کے لئے جو ایک لحاظ سے شروع بھی ہو چکا ہے دعاؤں میں مشغول ہو جائے۔ ہر ایک اس جلسے کی برکات اور حضرت مسیح موعود کی اس جلسے میں شامل ہونے والوں کے لئے کی گئی دعاؤں کا وارث بننے کے لئے دعاؤں میں مصروف ہو جائے تا کہ زیادہ سے زیادہ ان برکات کو سمیٹ سکے۔ نیز جلسے کے ہر لحاظ سے کامیاب ہونے اور اللہ تعالیٰ کی خاص تائیدات اور رحمتوں اور فضلوں کے نازل ہونے کے لئے بھی دعائیں کریں۔ جو لوگ اس مقصد کے لئے سفر اختیار کر کے آ رہے ہیں ان کے خیر و عافیت سے یہاں پہنچنے کے لئے دعا کریں۔ دنیا کے مختلف ممالک سے لوگ آ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے ان کا حافظ ہو۔ بھارت کے دُور دراز علاقوں سے لوگ آ رہے ہیں یا آنے کا ارادہ رکھتے ہیں لیکن مخالفین کی بعض حرکات کی وجہ سے انہیں پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ ان بے چارے غریب لوگوں کے لئے دعا کریں، بڑی تکلیف اٹھا کر جلسے میں شامل ہونے کے لئے آ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں سفر کے ہر شر سے بچائے اور ہر خیر ان کا مقدر کر دے۔ سفر کئی طرح کے ہوتے ہیں لیکن بہت ہی بابرکت ہے وہ سفر جو دینی اور روحانی اغراض کے لئے کیا جائے۔ اس لئے جہاں بہت سے لوگوں کو دعاؤں کا موقع مل رہا ہوگا اپنے ساتھ ان سب کو بھی دعاؤں میں یاد رکھیں جو یہاں آ رہے ہیں، سفر میں ہیں یا آنے کی خواہش اور تڑپ رکھتے ہیں لیکن بعض مجبوریوں کی وجہ سے آ نہیں سکے۔

جلسے کی مناسبت سے مَیں یہاں کے رہنے والوں، کارکنوں اور مہمانوں کو چند باتیں کہنا چاہتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال ایسے مہمان بھی یہاں آئے ہیں جو بڑی کوشش کر کے دور دراز علاقوں سے یا دوسرے ملکوں سے یہاں آئے ہیں یا آ رہے ہیں۔ میرے یہاں آنے کی وجہ سے بعض ایسے لوگ بھی آئے ہیں اور مجھے ملے ہیں جو صحت کی کمزوری یا دوسری روکوں کے باوجود راستے کی صعوبتیں اور تکلیفیں برداشت کرتے ہوئے یہاں پہنچے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی نیک خواہشات کو اور تمناؤں کو اور دعاؤں کو جن کو لے کر وہ یہاں آئے ہیں قبول فرمائے۔ یہ سب لوگ بڑے پیار اور خلوص سے مل رہے ہیں۔ آنکھوں میں پہچان اور شدت کے جذبات ہیں اور یہ جذبات بالکل نئے احمدیوں میں بھی ہیں جنہوں نے ایک دو سال پہلے بیعت کی ہے۔ یوں لگتا ہے کہ جیسے صدیوں کے بچھڑے ملے ہوں۔ یہ صرف اور صرف حضرت مسیح موعود کی پیاری جماعت کی خلافت سے محبت کی وجہ سے ہے۔ یہ حالت دیکھ کر، آپ لوگوں کے، مہمانوں اور یہاں کے رہنے والوں کے اخلاص و وفا اور تعلق کو دیکھ کر بے اختیار اللہ تعالیٰ کی اس پیاری جماعت پر پیار آتا ہے۔ احمدیوں کی یہاں چھوٹی سی جگہ ہے، یہاں کی احمدی آبادی کے جس گلی کوچے میں جاؤ نعرہ تکبیر اور اللہ اکبر کی صدا گونج رہی ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ حقیقت میں اپنی کبریائی ہر احمدی کے دل میں راسخ کر دے۔ جب تک ہم اللہ تعالیٰ کی بڑائی کی حقیقت کو پائے رکھیں گے اس وقت تک راستے کی کوئی روک ہمیں آگے بڑھنے سے نہیں روک سکتی۔ پس ان دنوں میں خاص طور پر اللہ تعالیٰ کے

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

فضلوں کو سمیٹتے ہوئے اپنے رب کی پہچان، فہم و ادراک اور اس کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرتے چلے جائیں۔ اور حضرت مسیح موعود کے اس ارشاد کے مطابق عمل کرنے والے ہوں کہ:

''اے سننے والو سنو کہ خدا تم سے کیا چاہتا ہے بس یہی کہ تم اُس کے ہو جاؤ، اُس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرو، نہ آسمان میں نہ زمین میں''۔ اللہ ہمیں ایسا بنا دے، ہم اس کے ہر حکم پر عمل کرنے والے بن جائیں۔ اس کی عبادت کے ساتھ ساتھ اس کے بندوں کے حقوق ادا کرنے والے بن جائیں۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی تعداد میں اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حقوق ادا کرنے کے لئے قربانی کی مثالیں ہمیں جماعت احمدیہ کے اندر نظر آتی ہیں۔ زبان، معاشرہ، قبیلہ، قوم، ملک مختلف ہونے کے باوجود ایک دوسرے کی پہچان ہے، ایک دوسرے کے لئے قربانی کا شوق ہے۔ آج آپ دیکھ لیں بہت سے لوگ مختلف جگہوں سے آئے ہیں جو اس حسین معاشرے کے گواہ ہیں۔ قادیان کی مختصر سی احمدی آبادی آنے والوں کے لئے کس طرح خوشی سے اپنے آراموں کو تج کر حضرت مسیح موعود کے مہمانوں کی خدمت پر کمر بستہ ہے۔ اپنے گھر مہمانوں کو دیئے ہوئے ہیں۔ جن کے زیادہ مہمان آرہے ہیں، انہوں نے اگر صحنوں میں گنجائش ہے تو صحنوں میں چھولداریاں یا خیمے لگا کر رہائش کی جگہیں بنائی ہوئی ہیں۔

یہ نظارے دیکھ کر ربوہ کے جلسوں کے نظارے بھی نظر کے سامنے گھوم جاتے ہیں، جب وہاں جلسے ہوتے تھے تو یہی نظارے نظر آتے تھے۔ یہ بھی دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اہل ربوہ اور اہل پاکستان کی بے بسی کے دن بھی اپنے فضلوں سے بدلے اور وہ چہل پہل، وہ رونقیں، وہ قربانیوں کی مثالیں، دوبارہ وہاں جاری ہو جائیں۔ تو بہر حال میں یہ کہہ رہا تھا کہ خدا کی خاطر حضرت مسیح موعود کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے آنے والے مہمانوں کی اہل قادیان خوب خدمت کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے اور یہ سب اپنے گھر بار اور جو بھی دوسری سہولتیں میسر ہیں، اس پاک مقصد کے لئے آنے والے مہمانوں کے لئے مہیا کر رہے ہیں۔ 24 گھنٹے ان کے لئے اپنی خدمات وقف کی ہوئی ہیں۔ لیکن جب کام کی زیادتی ہو تو غیر ارادی طور پر بعض دفعہ کارکنان سے مہمانوں کی دل آزاری ہو جاتی ہے۔ کارکنان کو بھی یہ بات یاد رکھنی چاہئے، جیسا کہ کل بھی مَیں نے مختصراً کارکنان کے معائنہ کے وقت خطاب میں کہا تھا کہ جو بھی حالات ہوں، انتہائی وسیع حوصلگی کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ بعض دفعہ ایسے مواقع پیش آجاتے ہیں کہ مہمان کی طرف سے کسی بات کا مطالبہ ہوتا ہے جو یا تو جلسے کے حالات کے مطابق جائز نہیں ہوتا یا فوری طور پر اس کو پورا کرنا ممکن نہیں ہوتا تو مہمان اس بات پر سخت رویہ اختیار کر لیتے ہیں اور جواباً کارکن بھی اسی رویہ کا مظاہرہ کرتے ہیں حالانکہ ایک کارکن کو زیب نہیں دیتا۔ جیسا کہ مَیں نے کہا تھا کہ ہر حالت میں اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرنا ہے اس لئے احتیاط کریں۔ بعض نئے معاونین بھی ہوتے ہیں جنہوں نے پہلی مرتبہ اس خدمت کا اعزاز پایا ہے بعض طبیعت کے لحاظ سے گرم مزاج کے یا غصیلے ہوتے ہیں۔ وہ یاد رکھیں کہ اگر اپنی طبیعت پر کنٹرول نہیں تو ڈیوٹی سے معذرت کر دیں۔ یہ زیادہ بہتر ہے بہ نسبت اس کے کہ بد اخلاقی کا مظاہرہ کیا جائے جو کسی بھی صورت ایک احمدی کارکن کو زیب نہیں دیتا۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ یہ خدا تعالیٰ کی خاطر آئے ہوئے مہمان ہیں۔ اس لئے مومن کی یہ شان ہے کہ ان کا احترام کرے۔

اللہ تعالیٰ نے مومن متقی کی یہ نشانی بتائی ہے کہ (۔) (آل عمران: 137) یعنی مومن غصہ کو دبانے والے اور لوگوں کو معاف کرنے والے ہوتے ہیں۔ تو جب عام انسان سے بھی اس سلوک کا حکم ہے تو جو اللہ تعالیٰ کی خاطر تکلیف برداشت کر کے آتے ہیں۔ ان سے تو بڑھ کر عفو اور درگزر کا سلوک ہونا چاہئے اور خدا تعالیٰ کے اس حکم پر بھی عمل ہونا چاہئے کہ (۔) یعنی لوگوں سے پیار اور محبت سے بات کیا کرو۔ یقیناً ممکن ہے کہ اپنے رویے کی سختی کے بعد آپ کے نرم رویے اور درگزر اور پیار کو دیکھ کر مہمان خود ہی شرمندہ ہو کر اپنے بے موقع مطالبے سے دست بردار ہو جائے۔ اور جیسا کہ مَیں نے کہا ہے کہ یہ آنے والے مہمان نیک ارادے سے آنے والے ہیں یقیناً کارکنان کے اعلیٰ اخلاق کے رویّے سے ان میں اپنے اندر تبدیلی پیدا کرنے کا احساس بڑھے گا جبکہ آپ کے سخت رویّے سے سوائے کج بحثی یا جھگڑے کے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔

پھر یہاں کارکنان بھی دو قسم کے ہیں۔ ایک تو یہاں بھارت کے رہنے والے ہیں جن میں آگے پھر قسمیں ہیں۔ معاشرے اور روایات کے لحاظ سے فرق ہے۔ ایک تعداد تو یہاں قادیان کے رہنے والوں کی ہے۔ یہ باوجود مختلف قومیتوں کے ہونے کے کم و بیش ایک مزاج کے ہیں۔ ان پر ماحول نے کچھ اثر ڈالا ہوا ہے۔ ان میں جامعہ وغیرہ کے طلباء بھی ہیں ان پر بھی خاص ماحول کی وجہ سے اور اس وجہ سے کہ وہ واقف زندگی ہیں اور خدا کی رضا کے حصول کے لئے انہوں نے اپنی زندگیاں گزارنے کا عہد کیا ہے۔ کچھ تربیت اور ٹریننگ کا اثر ہوتا ہے ان کے مزاج بدلتے ہیں۔ اور ہر اس طالب علم کا جس نے اپنی زندگی وقف کی ہے بلکہ ہر واقف زندگی کا مزاج بدلنا چاہئے۔ دوسرے کچھ کارکنان ہندوستان کے جنوب سے یا کشمیر سے آنے والے ہیں۔ یہی مجھے زیادہ نظر آئے ہیں، جب مَیں دو تین جگہ پر گیا ہوں۔ ان کے رہن سہن میں، معاشرے میں بہت فرق ہے۔ اس لئے بعض دفعہ مزاجوں کے خلاف بات ہو جائے یا کسی وجہ سے غلط فہمی ہو جائے تو آپس میں رنجشیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ پھر جیسا کہ مَیں نے کہا باہر سے آنے والوں کی دوسری قسم خاص طور پر پاکستان سے آنے والے کارکنان بھی ہیں جو شوق سے ڈیوٹیاں دے رہے ہیں۔ تو یاد رکھیں کہ آپ جس جذبے کو لے کر آئے ہیں اس جذبے کے ساتھ خدمت کر سکتے ہیں۔ آپ کو بعض مجبوریوں کی وجہ سے وہاں موقع نہیں ملتا۔ بعض کے لئے یہ بالکل نیا کام ہے اس لئے بعض کو شاید کام کرنے میں دِقت بھی ہو، سمجھ نہ بھی آتی ہو کہ کیا کرنا ہے۔ لیکن اگر بے لوث خدمت کے جذبے سے اور اپنے افسر کی اطاعت کے جذبے سے کام کریں گے تو آپ خدمت کا حق ادا کرنے والے بھی ہوں گے اور خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بھی ہوں گے۔ تو دونوں قسم کے کارکنان یہ یاد رکھیں کہ یہاں آپ کسی جگہ کے خاص شہری ہونے یا کسی خاص قبیلے یا علاقے کے ہونے کی وجہ سے کام نہیں کر رہے بلکہ ایک احمدی ہونے کی حیثیت سے کر رہے ہیں اور کیونکہ ہم نے اپنے آپ کو خدمت کے لئے پیش کیا ہے اس لئے ایک احمدی کا نمایاں وصف چاہے وہ کہیں کا بھی شہری ہو یہ ہونا چاہئے کہ اس نے اپنے جذبات پر کنٹرول رکھتے ہوئے خدمت کرنی ہے، اپنے جذبات کو قابو میں رکھتے ہوئے خدمت کرنی ہے، اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہوئے خدمت کرنی ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا تھا ہر وقت یہ ذہن میں رکھیں کہ آپ حضرت مسیح موعود کے مہمانوں کی خدمت کر رہے ہیں تبھی آپ کا یہ جذبہ ہر وقت بیدار رہے گا۔ .... نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لانے والے کو مہمان کی عزت اور تکریم کرنے کے لئے حکم دیا ہے اور فرمایا ہے کہ تین دن تک اس کی مہمان نوازی کرو۔ اس طرف خاص توجہ دلائی ہے۔ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان سے مہمان نوازی کو باندھا ہے۔ تو اس حدیث میں یہ تین دن کی مہمان نوازی کی جو ہدایت ہے یہ تو مہمان کو احساس دلانے کے لئے ہے کہ میزبان پر بوجھ نہ پڑے۔ لیکن اگر نظام جماعت کی طرف سے زائد عرصہ کی میزبانی ہو رہی ہے تو آپ لوگوں نے جو اپنے آپ کو خدمت کے لئے پیش کیا ہے تو آپ سب کو، تمام کارکنوں کو اتنا عرصہ خوش دلی سے میزبانی کرنی چاہئے۔

اور پھر آپ اس غلام صادق کے نمونے دیکھیں کس قدر خوبصورت ہیں کہ اندھیری راتوں میں لالٹین کی روشنی میں جا کر مہمان کو دودھ پلا رہے ہیں۔ مہمان آتے ہیں تو خود ہی طشتری میں کھانا لگا کر مہمان کے لئے لا رہے ہیں اور کبھی کسی طرح اور کبھی کسی طرح مہمان کی مہمان نوازی کے اہتمام کر رہے ہیں۔ آسام سے آئے ہوئے مہمانوں کے بارہ میں مشہور واقعہ ہے کہ وہ آئے اور کسی وجہ سے مہمان خانے کے عملے سے ناراض ہو کر چلے گئے۔ تو جب حضرت مسیح موعود کو پتہ لگا کہ مہمان ناراض ہو کر ٹانگے میں بیٹھ کر واپس روانہ ہو گئے ہیں تو کس طرح آپ ان کے پیچھے جلدی جلدی روانہ ہوئے۔ اتنی جلدی میں کہ جوتی بھی چلتے چلتے پہنی۔ اور جب راستے میں ان مہمانوں کو جا لیا،

ان کو راستے میں پکڑ لیا، ان کے پاس پہنچ گئے، تو حضور نے ان سے خود ہی لنگر خانے کے عملے کے رویے پر معذرت کی۔ ان کو واپس چلنے کے لئے کہا۔ پھر ان کو ٹانگے پر بٹھانے کی کوشش کی کہ مَیں پیدل چلتا ہوں آپ ٹانگے پر بیٹھ کر چلیں۔ لیکن مہمان بھی شرمندہ تھے۔ وہ ساتھ چلے اور واپس آئے، آخر قادیان پہنچے۔ حضور نے خود ہی ٹانگے سے سامان اتارنے کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ مہمان بھی شرمندہ ہیں روک رہے ہیں اور خود ہی سامان اتارنا چاہتے ہیں۔ مہمان خانے کا عملہ بھی شرمندہ ہے فوراً سامان اتارنے کے لئے آگے بڑھا۔ پھر آپ نے عملے کو نصیحت کی کہ مہمان دُور سے آئے ہیں ان کے جذبات کا خیال رکھا کرو۔ پھر ان کے علاقے کے رواج اور مزاج کے مطابق ان کے لئے خاص طور پر کھانا تیار کروایا۔ تو یہ ہیں نمونے مسیح پاک کے۔

پھر کچھ عرصے بعد آخری عمر میں کام کی زیادتی کی وجہ سے، طبیعت کی وجہ سے بھی اور مہمانوں کی زیادہ آمد کی وجہ سے بھی خود تو اس طرح براہ راست نگرانی نہیں کر سکتے تھے تو لنگر خانے کے، مہمان خانے کے نگران کو ہدایت کی کہ مہمانوں کا خیال رکھا کرو۔ مَیں نے تم پر اعتماد کیا ہے اس اعتما پر پورا اترو۔ تو بہرحال یہ مثالیں دینے کا مقصد یہ ہے کہ اب ان جلسوں پر آپ لوگ ہیں یا کارکنان ہیں جن پر اعتماد کیا جاتا ہے کہ مہمانوں کی خدمت کریں۔ اس لئے پوری طرح حقِ مہمان نوازی ادا کریں۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ حضرت مسیح موعود کے مہمان جو یہاں آتے ہیں ان میں امیر بھی ہوتے ہیں غریب بھی ہوتے ہیں لیکن آپ نے ان سب کی خدمت حضرت مسیح موعود کے مہمان سمجھ کر کرنی ہے۔ حضرت مسیح موعود نے جلسے کے دنوں میں جو یہ حکم دیا ہوا تھا کہ ایک ہی کھانا پکا کرے گا اس لئے تھا کہ سب مہمان برابر اور ایک طرح ٹریٹ (Treat) کئے جائیں، ایک طرح ان کی خدمت کی جائے تاکہ مہمانوں کی مہمان نوازی میں کسی قسم کی تخصیص نہ ہو کہ یہ خاص مہمان ہیں اور یہ عام مہمان ہیں۔ تو آج بھی یہ روایت قائم ہے۔ لنگر خانوں میں ایک طرح کا کھانا پکتا ہے بلکہ بعض لوگ اپنے گھروں میں ٹھہرنے والے مہمانوں کے لئے علیحدہ کھانا بھی تیار کرتے ہیں لیکن اکثر یہ ہوتا ہے کہ مہمان لنگر خانے کے کھانے کو زیادہ پسند کرتے ہیں۔ تو بہرحال بات یہ ہو رہی تھی کہ مہمانوں کی عزت اور احترام اور تکریم کرنی ہے۔ اور جیسا کہ مَیں نے کہا بعض دفعہ ایسے مواقع پیدا ہو جاتے ہیں کہ سختی کرنے کی مجبوری ہوتی ہے۔ نہ چاہتے ہوئے بھی غیر ارادی طور پر سختی ہو جاتی ہے۔ لیکن ایک کارکن کو اخلاق کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کے لئے تب بھی جذبات پر کنٹرول کرنا چاہئے۔ غلطی سے کوئی لفظ نکل بھی جائے تو فوری طور پر معافی مانگ کر معاملہ رفع دفع کرنا چاہئے۔

جیسا کہ مَیں پہلے بھی بتا آیا ہوں کہ یہاں مختلف ملکوں اور معاشروں اور مزاجوں کے کارکنان ہیں لیکن آپ سب نے آپس میں ایک ہو کر کام کرنا ہے۔ آپس میں پیار محبت اور قربانی کے اعلیٰ نمونے دکھانے ہیں۔ بعض دفعہ بعض نوجوان جو زیادہ جوشیلی طبیعت کے مالک ہوتے ہیں ذرا سی بات پر جوش میں آ جاتے ہیں اور جھگڑ کر نہ صرف فضا کو مکدر کر رہے ہوتے ہیں بلکہ ساتھ ہی دوسروں پر، غیروں پر، دیکھنے والوں پر بھی جماعت کا اچھا اثر قائم نہیں کر رہے ہوتے۔ اس لئے ہمیشہ یاد رکھیں کہ جہاں بھی آپ خدمت کر رہے ہیں وہاں بعض عملہ یا کام کرنے والے غیر از جماعت یا غیر مسلم بھی ہوتے ہیں مثلاً لنگر خانوں وغیرہ میں آپ مزدوروں کو کسی قسم کی غلط حرکت کر کے غلط تاثر دے رہے ہوں گے۔ پس اس سے بھی بچیں۔

کچھ عرصے کی بات ہے مجھے ایک نوجوان نے لکھا کہ 1991ء میں آپ کی یہاں ڈیوٹی تھی، یعنی میری یہاں ڈیوٹی تھی۔ اُس وقت مَیں نے لنگر خانہ نمبر 1 میں بطور نائب ناظم کے لنگر میں ڈیوٹی دی تھی۔ اس لڑکے کی بھی یہاں ڈیوٹی تھی یہیں قادیان انڈیا کے رہنے والے تھے۔ اس لڑکے نے کہا کہ اسے غصہ آ گیا اور وہ کہتا ہے کہ مَیں نے ایسے الفاظ کہے جس سے پاکستانی معاونین اور کام کرنے والے، ڈیوٹی دینے والے جو آئے ہوئے تھے، ان کے خلاف غصے کا اظہار ہوتا تھا۔ تو مجھے اس نوجوان نے لکھا کہ اس وقت مَیں بالکل نوجوانی کی عمر میں تھا۔ اس لئے غصہ بھی زیادہ آتا تھا تو آپ نے مجھے دیکھا اور اس بات پر کچھ نہیں کہا اور مسکرا دیئے۔ اور میرے دوبارہ یا تیسری مرتبہ کہنے پر میرے کندھے پر ہاتھ رکھا اور پیار سے سمجھایا کہ ہم کس طرح ڈیوٹی دیں گے؟ ہم کون ہیں؟ اس نوجوان پر اثر ہوا ہو گا تو اس نے یہ بات آج تک یاد رکھی ہے ورنہ اس وقت مَیں نائب ناظم کی حیثیت سے اس کی سرزنش کرتا یا شکایت کرتا یا پاکستانی جو دوسرے معاونین تھے ان کے غصے کو بھڑکنے دیتا تو صرف نفرتیں بڑھتیں اور کچھ بھی نہ ہوتا۔ تو یہ بات اس نے بارہ تیرہ سال یاد رکھی ہے اور اب مجھے لکھی ہے۔

تو آپس میں ڈیوٹیاں دینے والے پیار محبت سے کام کیا کریں۔ اس طرح جہاں کام کے بہتر نتائج نکلیں گے وہاں آپ خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والے بھی ٹھہریں گے۔ وہاں آپ جماعت کا نیک اثر قائم کرنے والے بھی ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس طرح کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

پھر بعض دفعہ افسران قومیت کے کمپلیکس (Complex) کی وجہ سے اپنے ماتحت افسران سے بلاوجہ چڑ جاتے ہیں۔ یہ ساری عملی باتیں ہیں جو سامنے آتی ہیں جن کو مَیں بیان کر رہا ہوں اور مَیں دیکھ چکا ہوں۔ اس سے کام پر بہت برا اثر پڑتا ہے۔ معاونوں اور مزدوروں کے کاموں پر بھی اثر پڑ رہا ہوتا ہے اس لئے افسران صیغہ جات بھی اپنے ماتحتوں اور دوسرے شعبے کے افسران کے متعلق وسعت حوصلہ سے کام لیا کریں۔ افسران شعبہ جات تو بہرحال یہیں کے رہنے والے ہیں، اکثریت ان میں سے قادیان کی ہے یا شاید مربیان بھی ہوں گے۔ باہر سے آنے والے کارکنان مکمل طور پر ان سے تعاون بھی کریں اور ان کی اطاعت بھی کریں، کسی قسم کا شکوہ نہ پیدا ہونے دیں۔ لیکن بہرحال دونوں طرف سے ایک دوسرے کی خاطر بعض چیزیں برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ ناظمین یا افسران شعبہ یا شعبوں کے جو انچارج ہیں وہ بھی یہ یاد رکھیں کہ بحیثیت نگران آپ کی تمام تر ذمہ داری ہے کہ شعبے کا کام صحیح طور پر اور صحیح نہج پر چل رہا ہو۔ اگر پاکستان سے آئے ہوئے کارکنان یا کسی دوسرے ملک سے آئے ہوئے کارکنان یا کوئی بھی کارکنان جو آپ کی مدد کے لئے لگائے گئے ہیں، وہ صرف آپ کی مدد کے لئے لگائے گئے ہیں چاہے وہ کسی بھی عمر یا لیول (Level) کے ہوں۔ اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں ہے کہ یہاں کے جو افسران اور انچارج بنائے گئے ہیں ان کی ذمہ داری ختم ہو گئی ہے۔ بلکہ کسی بھی شکایت یا بے قاعدگی کی صورت میں جوابدہ شعبہ کا افسر ہو گا۔ اس لئے کبھی آپ لوگوں کا یہ جواب نہ ہو کہ فلاں شخص جو پاکستان سے آیا تھا یا فلاں شخص جو فلاں ملک سے آیا تھا اور جس کو انتظامیہ نے اس کے تجربے کی وجہ سے ہمارے ساتھ لگا دیا تھا اس کی وجہ سے بعض خرابیاں پیدا ہوئی ہیں۔ جس کی بھی کوتاہی ہو چاہے وہ معاون کی ہو افسران شعبہ یا نگران صیغہ جات کی جو بھی ہوں جو قادیان یا بھارت کے رہنے والے ہیں وہی ذمہ دار ہیں۔ اور بحیثیت افسر وہ اپنے سب کارکنوں کے نگران ہیں۔ اور یہی اصول ہمیں بتایا گیا ہے کہ نگران ہی اپنی زیر نگرانی کام کرنے والوں کے لئے یا اپنی رعایا کے عمل کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

پھر جیسا کہ مَیں نے کل معائنے کے دوران بھی کہا تھا کہ کارکنوں کی ڈیوٹیوں کی ادائیگی کی نگرانی بھی آپ نے کرنی ہے ان کے اخلاق کی نگرانی بھی آپ نے کرنی ہے، ان کی نمازوں کی ادائیگی کی پابندی کے بارے میں بھی آپ ذمہ دار ہیں۔ تو ہر شعبے کا ہر کارکن جو حضرت مسیح موعود کے مہمانوں کی خدمت کے لئے مقرر کیا گیا ہے اس کا یہ فرض ہے کہ جس طرح ہر مہمان کے لئے چاہے وہ غریب ہے یا امیر ہے جیسا کہ مَیں نے کہا، مہمان نوازی، کھانے اور رہائش وغیرہ کا انتظام کرنا ہے۔ اسی طرح ہر مہمان کی عزت کرنا بھی آپ پر فرض ہے۔ اور کارکنوں کے یہی نمونے ہیں جو نئے آنے والوں کو مزید قریب لانے کا موجب بنتے ہیں۔ یہ نہ ہو کہ اچھے کھاتے پیتے مہمان کی خدمت تو ہو رہی ہو۔ ان کی عزت واحترام تو ہو رہا ہو اور یہاں دُور دراز سے آئے ہوئے مہمانوں کی خدمت میں کوتاہی ہو رہی ہو۔

پھر جو باہر سے، دوسرے ملکوں سے مہمان آ رہے ہیں وہ بھی خیال رکھیں کہ آپ حضرت مسیح

موعود کے جلسے میں شامل ہونے کے لئے آ رہے ہیں یا آئے ہیں، جو خالصتاً اللہ تعالیٰ کے قریب لانے اور دلوں میں پاک تبدیلی پیدا کرنے کے لئے منعقد کیا جا رہا ہے اور کیا جاتا ہے۔ اس لئے آپ یہاں آ کر اس ماحول کے تقدس اور احترام کا بھی خیال رکھیں۔ اس میں سلام کو رواج دینا بھی ہے، ایک دوسرے سے محبت سے ملنا ہے، ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھنا ہے۔ سلام کو رواج دینا صرف سارے مہمانوں کا کام ہی نہیں بلکہ مہمان ہوں، میزبان ہوں، باہر کے ہوں، آپس میں اس ماحول میں سلام کو خوب رواج دیں تا کہ ہر غریب امیر میں یہ احساس پیدا ہو کہ ہم ایک جماعت ہیں۔ معاشرے اور مالی حالات کے فرق کے باوجود بحیثیت انسان، بحیثیت احمدی ہم بھائی بھائی اور ایک دوسرے کے لئے باعث عزت وتکریم ہیں۔ یہ نمایاں وصف ہے جو ہر احمدی میں اِن دنوں میں نظر آنا چاہئے۔ کسی کا علم، کسی کی نیکی یا اور خصوصیات بے فائدہ ہیں اگر اپنے غریب بھائیوں کے لئے دل میں عزت واحترام نہیں ہے۔

پھر مَیں مہمانوں سے بھی یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ آپ لوگ جو ایک نیک مقصد کے لئے یہاں آ رہے ہیں اس مقصد کو حاصل کرنے کی طرف ہمیشہ نظر رکھیں۔ اپنے میزبانوں سے انتظامیہ سے غیر ضروری توقعات وابستہ نہ کریں۔ بے آرامی بھی اگر ہو تو اس کو برداشت کریں۔ جلسے کے یہ چند دن ہیں اور پھر آپ آئے بھی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہیں۔

باہر سے جو آنے والے ہیں خاص طور پر یورپ وغیرہ سے، بعض اوقات ان کو سردی بھی لگے گی، خاص طور پر گھروں کے اندر سردی لگے گی، کیونکہ وہاں ان کو ہیٹنگ (Heating) کی عادت ہے، یہاں وہ چیزیں اور وہ سہولتیں میسر نہیں۔ لیکن اگر آپ اللہ تعالیٰ کی خاطر برداشت کر رہے ہوں گے تو اس کوفت میں بھی مزا آئے گا۔

بستروں کے لئے مَیں گزشتہ خطبے میں بھی بتا چکا ہوں کہ لے کر آئیں۔ جو آ گئے ہیں اگر نہیں لائے تو یہاں سے خریدنے کا انتظام کریں، انتظامیہ سے رابطہ کر کے جو بھی میسر ہو سکتا ہے بہرحال جو توفیق رکھتے ہیں وہ خریدیں تا کہ نظام پر بوجھ نہ پڑے۔ پھر جب جلسہ ختم ہو گا اور اگر آپ کے بستر بہتر حالت میں اور نئی حالت میں اور اچھی حالت میں ہوں تو جاتے ہوئے آپ یہاں کے انتظام جلسہ کو دے کر جا سکتے ہیں تا کہ اگلے سال مہمانوں کے کام آ سکیں۔ یہ بھی آپ کے لئے ایک ثواب کمانے کا ذریعہ ہے۔ تو بہرحال جن کو یہاں کے انتظام کے تحت بستر ملیں، جیسے بھی ہیں اس پر صبر شکر کریں۔

اس سال آج تو کچھ سردی کا ذرا سا زور ہے، 1991ء کی نسبت تو بہت کم سردی ہے شاید جلسے کے دنوں میں بڑھتی چلی جائے۔ بہرحال 1991ء میں مجھے یاد ہے کہ شدید سردی تھی اور رضائی اور لحاف نا کافی ہوتے تھے اس لئے سویٹر اور جیکٹ پہن کر ہی سونا پڑتا تھا۔ تو بہرحال مہمان یہ بات یاد رکھیں کہ بجائے میزبان سے توقعات رکھنے کے خود جس حد تک انتظام کر سکتے ہیں جو آسودہ حال ہیں وہ اپنے انتظام کریں تا کہ جو غریب ہیں ان کے لئے جو انتظام ہے اس کے تحت جس حد تک سہولت میسر کی جا سکتی ہے، کی جا سکے۔ اللہ تعالیٰ سب مہمانوں کو صبر اور برداشت سے یہ دن گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے عموماً احمدی جو جلسے پر آتے ہیں اسی جذبے کے تحت آتے ہیں۔ لیکن بعض دفعہ بعض غصیلی طبیعتیں یا نازک مزاج اپنے رویے کی وجہ سے انتظامیہ کے لئے بھی تکلیف کا باعث بن جاتے ہیں اور ماحول کو بھی خراب کر رہے ہوتے ہیں۔ اس لئے ایسی صورت جب ہو تو مہمان خود بھی جو ایک دوسرے کے واقف ہیں، ایک دوسرے کو پیار اور حکمت سے سمجھاتے رہیں۔ پھر سب احمدی چاہے وہ میزبان ہیں یا مہمان، اس بات کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں کہ یہاں ہمارے جلسے پر بہت سے غیر از جماعت اور غیر مسلم بھی شامل ہوتے ہیں۔ شوق سے شامل ہونے کے لئے آ جاتے ہیں اور عموماً بڑے متاثر ہو کر جاتے ہیں اور اب تو ایم ٹی اے کے کیمروں کی نظر بھی آپ پر ہو گی۔ اس لئے جلسے کے دوران اور سڑکوں وغیرہ پر آپ کی ہر حرکت اور سکون سلجھا ہوا ہونا چاہئے جو دوسروں پر نیک اثر ڈالنے والا ہو۔

یہاں کی ایک بڑی پڑھی لکھی شخصیت ہیں، ان کے زیر انتظام سکول بھی چلتے ہیں مجھے ملنے آئے تھے انہوں نے مجھے بتایا کہ مَیں بچپن سے اپنے والد صاحب کے ساتھ جلسے پر آ رہا ہوں اور اب تو عادت پڑ گئی ہے اس لئے ہمیشہ شامل ہوتا ہوں حالانکہ وہ غیر .... تھے۔ انہوں نے بتایا کہ والد صاحب بتایا کرتے تھے کہ قطع نظر اس کے کہ ہمارے مذہب اور احمدیوں کے مذہب میں فرق ہے لیکن جو باتیں جلسے میں ہوتی ہیں وہ ایسی پیاری اور نیکی کی باتیں اور نیکی کی طرف بلانے والی باتیں ہوتی ہیں کہ انہیں ضرور سننا چاہئے اور اس لئے مَیں شامل ہوتا ہوں۔ تو دیکھیں غیروں پر بھی ہمارے جلسوں کا ایک نیک اثر ہے۔ ہمارے بزرگوں نے جو اثر پیدا کیا اور اسے قائم رکھا۔ ہمارا بھی کام ہے کہ اپنی روایات کو قائم رکھیں۔ جس تعلیم کا دعویٰ ہے اس پر سختی سے کاربند ہوں۔ اس پر عمل کرنے والے ہوں۔ اپنی بھی اصلاح کریں اور دوسروں کے لئے بھی نیک نمونے قائم کریں۔ اس لئے ہر احمدی کو یہ عہد کرنا چاہئے کہ اس نے نیک اور پاک نمونوں کو اپنے اوپر لاگو کرنا ہے۔ اگر ہم صرف نیک باتیں کرتے ہیں اور ان پر عمل نہیں کرتے تو یہ نیکی کی باتیں بے فائدہ ہیں۔ ایک احمدی میں کبھی بھی دو عملی نہیں ہونی چاہئے۔ یہ جلسے بھی ہماری دعوت الی اللہ کے ذریعے ہیں اس لئے ہر احمدی کو جو اس میں شامل ہونے کے لئے آتا ہے اپنی اصلاح کی طرف ان دنوں میں توجہ دینی چاہئے اور اپنے قول وفعل کو ایک کرنا چاہئے، اللہ تعالیٰ کا ہمیں یہی حکم ہے۔ فرمایا ہے (۔) (الصف: 3-4) یعنی اے مومنو! وہ باتیں کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں۔ خدا کے نزدیک اس بات کا دعویٰ کرنا جو تم کرتے نہیں بہت ناپسندیدہ ہے۔ اس کے عذاب کو بھڑکانے والا ہے۔

حضرت مسیح موعود اس ضمن میں فرماتے ہیں کہ: ”یاد رکھو کہ صرف لفّاظی اور لسّانی کام نہیں آ سکتی جب تک عمل نہ ہو۔ اَور باتیں عنداللہ کچھ وقعت نہیں رکھتیں“۔ (رپورٹ جلسہ سالانہ 1897ء)۔ یعنی ادھر ادھر کی باتیں مارنا یا بہانے کرنا یا وضاحتیں کرنا یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کچھ وقعت نہیں رکھتیں۔ عمل ہی ہے جو وقعت رکھنے والی چیز ہے۔

پھر آپ نے فرمایا کہ: ”(۔) کا دعویٰ کرنا اور میرے ہاتھ پر بیعت توبہ کرنا کوئی آسان کام نہیں کیونکہ جب تک ایمان کے ساتھ عمل نہ ہو کچھ نہیں۔ منہ سے دعویٰ کرنا اور عمل سے اس کا ثبوت نہ دینا خدا تعالیٰ کے غضب کو بھڑکاتا ہے اور اس آیت کا مصداق ہو جاتا ہے (۔) (الصف: 3-4)۔ .... پس وہ انسان جس کو .... کا دعویٰ ہے یا جو میرے ہاتھ پر توبہ کرتا ہے اگر وہ اپنے آپ کو اس دعویٰ کے مطابق نہیں بناتا اور اس کے اندر کھوٹ رہتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے بڑے غضب کے نیچے آ جاتا ہے۔ اس سے بچنا لازم ہے۔ (تفسیر حضرت مسیح موعود زیر سورۃ الصف)۔ اس غضب سے بچنے کے لئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: ”دعائیں کرتے رہو کوئی ثابت قدم نہیں رہ سکتا جب تک خدا نہ رکھے“۔

(تفسیر حضرت مسیح موعود زیر سورۃ الصّف)

پس آپ سب جن کو اللہ تعالیٰ نے جلسے سے چند دن پہلے مسیح پاک کی اس روحانیت سے پُر اور پیاری بستی میں آنے کا موقع دیا ہے، مختلف جگہوں پر جاتے ہیں، پرانی عمارتیں ہیں، بہشتی مقبرہ ہے، ایک خاص کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ تو یاد رکھیں کہ آپ نے اپنے قول وفعل میں یک رنگی پیدا کرنی ہے اور یہ کیفیت پیدا کرنے کے لئے دعائیں کرنی ہیں۔ جو آ رہے ہیں وہ بھی یہاں کے دن رات دعاؤں میں گزاریں۔ اپنے آپ کو بھی اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کرنے والا بنائیں اور اپنے نمونوں سے غیروں پر بھی نیک اثرات قائم کریں۔ ہر جگہ ہر موقع پر آپ سے اچھے اخلاق کا مظاہرہ ہونا چاہئے، بازاروں میں پھرتے ہوئے، سودے خریدتے ہوئے، جو غیر .... ہیں ان سے باتیں کرتے ہوئے اچھے اخلاق کا مظاہرہ ہونا چاہئے، کوئی بھی غیر ضروری اور غیر اخلاقی بات کسی احمدی کے منہ سے نہ نکلے۔ مختلف شخصیات جو مجھے ملی ہیں ان سے ملنے سے یہی تاثر ملتا ہے بلکہ بعض نے تو کھل کر اس بات کا اظہار کیا ہے کہ ان کی نظر میں قادیان کو ایک خاص مقام حاصل ہے۔ ہر احمدی جو یہاں مختلف جگہوں سے آیا ہے وہ یاد رکھے کہ اس نے اس کے مقام اور تقدس کو مزید اجاگر

کرنا ہے۔ یہ ثابت کرنا ہے کہ ہم سچے دل سے حضرت مسیح موعود کی تعلیم پر عمل کرنے والے ہیں اور جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا تھا، یہی آپ کا نیک نمونہ خاموش دعوت الی اللہ اور (۔) ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ جلسے کے دنوں میں یہاں مختلف جگہوں سے مہمان بھی آئے ہوئے ہیں، ایک دوسرے کے لئے نئی شکلیں ہوں گی، پہچانتے بھی نہیں ہوں گے کیونکہ قادیان کی تھوڑی سی آبادی ہے، اس سے پانچ چھ گنا زیادہ آبادی باہر سے آئی ہوگی تو ایسے مجمعوں میں بعض دفعہ شرارتی عنصر یا ایسا طبقہ آ جاتا ہے جو شرارت کرنے والا ہو۔ اس لئے جب تک کسی کے بارے میں صحیح علم نہ ہو جائے محتاط بھی رہیں اور نظر بھی رکھیں۔ کیونکہ ایسے لوگوں کی بعض حرکتیں شک میں ڈال دیتی ہیں۔ اگر کسی پہ شک ہو تو ہر احمدی کو نظر رکھنی چاہئے اور فوری طور پر انتظامیہ کو بھی بتا دینا چاہئے۔ خاص طور پر عورتوں میں نگرانی کی خاص ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں لمبی تربیت کے بعد اس طرف توجہ پیدا ہو چکی ہے اور عموماً لوگ اس کا احساس کرتے ہیں۔ آپ کو انتظامیہ کی طرف سے تحریراً بھی ہدایات دی جا رہی ہیں یا مل چکی ہیں، اعلان بھی ہوتا رہتا ہے۔ کوئی مشکوک چیز دیکھیں، کوئی مشکوک آدمی دیکھیں، کوئی اور ایسی چیز دیکھیں جس سے آپ کے دل میں شک گزرے تو فوری طور پر انتظامیہ کو اطلاع کریں۔

اللہ تعالیٰ کا یہ سلوک ہمارے ساتھ رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب سے بڑھ کر ہماری حفاظت تو اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے۔ لیکن بعض نئے آنے والوں کو، نوجوانوں کو مَیں اس طرف توجہ دلا رہا ہوں کیونکہ ہر احمدی کی یہ ٹریننگ بھی ہونی چاہئے کہ وہ محتاط بھی ہو، نظر رکھنے والا بھی ہو اور ہوشیار بھی ہو۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو ہر شر سے محفوظ رکھے اور آپ سب اس بستی اور اس جلسے کی برکتیں اور روحانیت سمیٹنے والے ہوں۔

❁❁❁❁❁❁❁❁

رپورٹ: ناصر احمد محمود طاہر۔ مربی سلسلہ بینن

احمدیہ بیت الذکر Papatia (بینن) کا افتتاح

Papatia شمالی بینن کا ایک گاؤں ہے جو بینن میں سیاحت کے شہر Natitingou (نتیتنگو) سے جانب جنوب 33 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ یہ علاقہ ہمارے مربی سلسلہ مکرم مرزا انوار الحق صاحب کے سپرد ہے۔ یہاں پر جماعتِ احمدیہ کا پہلی مرتبہ تعارف فروری 2004ء میں اس وقت ہوا جب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ بینن کی اطلاعات کے سلسلہ میں مربیان بینن جگہ جگہ جا کر اطلاعیں دے رہے تھے۔ محترم انوار الحق صاحب نے یہاں پر دو پروگرام کئے اور حضورِ انور کی بینن آمد کے لئے 8 افراد کا وفد تیار کیا جو پاراکو والے پروگرام پر حاضر ہوا۔ واپس جا کر ان لوگوں نے اپنے ماحول میں بھی باتیں بتائیں تو قریبی گاؤں کے وہ حضرات جن کے یہ تابع تھے۔ انہوں نے انہیں جماعت کے خلاف کرنا چاہا مگر یہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا چہرہ مبارک دیکھ چکے تھے۔ مخالفت کرنا اب ان کے بس میں نہ تھا۔ اب تو ایمان کی چنگاری دلوں میں سلگنی شروع ہو چکی تھی۔ بہرکیف ان حضرات سے انہوں نے کہا کہ اگر جو آپ کہتے ہیں سچ ہے تو ان کے ایک اور مشنری آئے ہیں ان سے بالمشافہ گفتگو ہو سب سنیں اور سچ نکھر آئے۔ چنانچہ اس قسم کی چار مجالس دعوت الی اللہ وقتاً فوقتاً ہوئیں اور بعض تو چار چار گھنٹے تک جاری رہیں۔ چنانچہ یہ گاؤں احمدیت کے ساتھ ہو گیا اور کہنے لگا کہ اگر ان میں سچائی نہ ہوتی تو ان لوگوں کو ہمارے پاس ان جنگلوں میں آ کر مشکلات برداشت کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ بس ہم احمدیت کے ساتھ ہیں۔ پھر بیعت کا پروگرام بنایا اور ستمبر 2004ء میں محترم امیر صاحب تشریف لے گئے اور 176 افراد نے بیعت کی۔ اور بیعت کے ماہ سے ہی چندہ ادا کرنا شروع کر دیا۔ اور ان کے 20-25 کمانے والے افراد اگرچہ تھوڑا مگر مسلسل چندہ دے رہے ہیں۔ پھر نتیتنگو میں ایک تربیتی کلاس کا انعقاد کیا گیا اس میں اس گاؤں کے تین افراد شامل ہوئے۔

یہ لوگ سال ہا سال سے ایک چھپر تلے نماز پڑھتے تھے۔ مارچ 2005ء میں انہوں نے بیت الذکر کیلئے درخواست کی جو مکرم امیر صاحب نے ان کی مسلسل مالی قربانی کے جذبے کو دیکھ کر اس وعدے پر قبول کی کہ آدھا خرچ یہ گاؤں والے برداشت کریں گے۔ چنانچہ 7x7 مربع میٹر بیت الذکر کی تعمیر کا خرچ جو ساڑھے چار لاکھ فرانک سیفا تھا اس کا 35% انہوں نے مالی قربانی اور 15% سے زائد وقارِ عمل کر کے بچت کی اور بیت کی دیواریں خود بنائیں۔ جماعت نے چھت اور فرش ڈال کر دیا۔ جب مئی 2005ء میں بیت تیار ہو گئی تو ان لوگوں کی خوشی کی انتہا نہ تھی۔ محترم امیر صاحب سے افتتاح کرنے کے لئے کہا چنانچہ 29 مئی 2005ء کو محترم امیر صاحب مربیان کرام نیشنل مجلسِ عاملہ کے 6 ممبران اور چند ایک دیگر جماعتی بزرگ احباب پر مشتمل 19 افراد کے وفد کے ہمراہ تشریف لے گئے۔

جب امیر صاحب کا قافلہ اس گاؤں پہنچا تو غریب عوام کا محبت بھرا خاموش استقبال سب کو بہت اچھا لگا۔ خاموش استقبال اس لئے کہ افریقہ اور بینن کی یہ روایت ہے کہ ہر فنکشن پر ڈھول والوں کو مدعو کیا جاتا ہے اور خوب جوش کے ساتھ شور و غوغا ہوتا ہے۔ مگر یہاں پر اس روایت سے ہٹ کر جو منظر سامنے آیا وہ بھی دلوں کو خوب بھایا۔ چھوٹی سی آبادی پر مشتمل اس گاؤں کے مرد حضرات باری باری مرکزی وفد کے اراکین سے گلے ملتے اور اپنی زبان میں خوش آمدید اور جی آیاں نوں کہتے بڑوں کے بعد بچوں نے ایک لائن بنا کر سب کو خوش آمدید کہا اور آنحضور ﷺ کی مدح میں لوکل زبان میں قصیدہ گایا۔

اس تقریب میں اس علاقہ کے سرکردہ افراد بھی مدعو کئے ہوئے تھے جنہوں نے تلاوتِ کلامِ پاک کے بعد موقع کی مناسبت سے تقاریر کیں اور احمدیت کے بارہ میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس علاقہ کے چیف chef de arrondisement نے اپنی تقریر میں جماعتِ احمدیہ کی اس گاؤں میں آمد کو سراہا۔ اور کہا کہ شکر ہے کہ ہمیں ایسے لوگ ملے ہیں جو بات وہ کہتے ہیں اسے حق کر دکھاتے ہیں۔ چیف کے بعد جماعت کے سیکرٹری جنرل نے اپنی تقریر میں کہا کہ ہم اس بیت کے افتتاح پر اللہ تعالیٰ کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا دلی شکریہ ادا کرتے ہیں کہ جنہوں نے ہمارے ملک کا دورہ کیا اور اس میں فلاح و بہبود کے کام کرنے کا ارشاد فرمایا۔ papatia کے لوگ بیت کا خواب ہی دیکھا کرتے تھے مگر آپ لوگوں کے ذریعہ یہاں کے لوگوں کا خواب تعبیر میں بدل گیا ہے۔

papatia گاؤں کے چیف نے کہا کہ ہمارے باپ دادا بیت کے تصور میں ہی فوت گئے۔ یہاں بیت کی تعمیر کے خواب جو انہوں نے دیکھے تھے آج شرمندہ تعبیر ہو رہے ہیں۔ یہاں بیت تعمیر کر کے احمدیت نے دنیا کا بہترین تحفہ ہمیں دیا ہے ہم اسے یاد رکھیں گے اور اس کی قدر کریں گے اور وفاداری کر کے دکھائیں گے اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے (آمین)

ان اتھارٹیز کی تقاریر کے بعد گاؤں کے چھوٹے چھوٹے بچوں نے نماز با جماعت ادا کرنے کا طریق حاضرین کے سامنے پیش کیا۔ ان بچوں میں سے ایک امام بنا اور باقیوں نے مقتدی بن کر ساری نماز با جماعت ادا کی۔ بعد ازاں محترم امیر صاحب بینن نے اپنے خطاب میں اہل گاؤں کو اس طرف توجہ دلائی کہ اگرچہ بیت کی تعمیر سے آپ کے بزرگوں کے خواب پورے ہوئے ہیں مگر ان کی اصل تعبیر ابھی باقی ہے در اصل اب ان خوابوں کی تعبیر کا کام شروع ہونا ہے جب آپ نے اپنے بچوں کو بیت میں لے کر آنا ہے نماز قرآن کریم اور دینی معلومات سکھانی ہے بچوں کی تربیت کرنی ہے۔ اس لئے پہلے روز سے ہی اس طرف توجہ کریں اور اپنے بزرگوں کی روحوں کو تسکین پہنچائیں۔ نیز محترم امیر صاحب نے گاؤں کے افراد کی تعریف کی کہ جب پہلی مرتبہ ستمبر 2004ء میں مَیں نے یہاں کا دورہ کیا تھا۔ تو صرف ایک آدمی کو ٹوٹی پھوٹی نماز آتی تھی۔ آج اللہ کے فضل سے بچوں نے بھی سنائی بلکہ با جماعت سنائی ہے۔ اس شوق اور محنت کو جاری رکھیں اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائے اور ہر آن آپ کا حامی و ناصر ہو۔ (آمین)

تقریر کے بعد سب بیت کی طرف گئے اور رسمی رنگ میں فیتہ کاٹا گیا اس موقع پر محترم امیر صاحب کے ساتھ صدر صاحب جماعت اور علاقے کے چیف اور امام فیتہ کاٹنے میں شامل ہوئے۔ اس دوران لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کا ورد اور درود پڑھا گیا نیز خوشی سے نعرہ ہائے تکبیر بھی بلند ہوئے۔ بعد ازاں اجتماعی دعا ہوئی اور کچھ مزید ہدایات کے بعد واپس روانگی ہوئی۔ اس تقریب میں چھوٹے بڑے کل 125 افراد شامل ہوئے۔ یہ خالصۃً ساری کی ساری نومبائع جماعت ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان کے دل عبادت کے ذوق اور امور زمانہ کی محبت اور دعوتِ الی اللہ کے شوق سے بھر جائیں اور احمدیت کے لئے مفید وجود ثابت ہوں۔ ان کا یہ سچا اخلاص ترقی کرتا جائے اور خدا کی رضا کا موجب بنا رہے (آمین)

(الفضل انٹرنیشنل 13 جنوری 2006ء)

❁❁❁❁❁

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

دوسرا ہفتہ تعلیم القرآن

امسال دوسرا ہفتہ تعلیم القرآن انشاء اللہ العزیز 21 تا 27 اپریل 2006ء کو منایا جا رہا ہے۔ تمام صدران و امراء اضلاع سے گزارش ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں حسب دستور ہفتہ تعلیم القرآن منا کر اس کی رپورٹ مرکز کو ارسال فرمائیں۔

☆ مورخہ 21 اپریل بروز جمعہ نماز تہجد سے اس بابرکت ہفتہ کا آغاز کیا جائے۔

☆ خطبہ جمعہ کے بارہ میں کوشش کی جائے کہ قرآن کریم کی فضائل و برکات سے متعلق ہو۔

☆ نماز باجماعت کے قیام کو یقینی بنایا جائے خصوصاً فجر کی نماز پر حاضری سو فیصد کرنے کی کوشش کی جائے۔ ہر فرد جماعت قرآن کریم کی روزانہ کم از کم دو رکوع تلاوت کر کے ترجمہ بھی ساتھ پڑھے۔

☆ ہر سیکرٹری تعلیم القرآن اس بات کا جائزہ لے کہ اس کے حلقہ میں کتنے ایسے بالغ افراد ہیں جو ابھی تک قرآن کریم ناظرہ نہیں جانتے۔ اور اگر ایسے افراد ہیں تو ان کو مقامی طور پر قرآن کریم پڑھانے کا فوری انتظام کیا جائے۔

☆ ہر ہفتہ کے آخری دن (یا مقامی سہولت کے مطابق کوئی بھی دن) تعلیم القرآن کے اجلاس عام کا انعقاد کیا جائے جس میں قرآن کریم کے فضائل اور عشق قرآن کے بارہ میں تقاریر کی جائیں۔

☆ سیکرٹریان وصایا اس بات کا جائزہ لیں کہ ان کی جماعت میں کتنے موصی احباب ہیں اور کیا وہ سب قرآن کریم ناظرہ جانتے ہیں پھر موصی صاحبان کی ڈیوٹی لگائی جائے کہ قواعد وصیت کے قاعدہ نمبر 17 کے مطابق کم از کم دو ایسے احباب کو قرآن کریم ناظرہ سکھائیں جو قرآن کریم ناظرہ نہیں جانتے۔

(ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی)

اہم اعلان برائے سیکرٹریان تعلیم

آئندہ کچھ عرصہ تک پرائمری کلاس سے لے کر انٹرمیڈیٹ لیول تک کے امتحانات ہونے والے ہیں اس لئے سیکرٹریان تعلیم سے درخواست ہے کہ ان کلاسز میں زیر تعلیم طلبہ سے مستقل انفرادی رابطہ رکھیں اور ان کیلئے دعا بھی کریں اور اگر ان کو کسی مشکل کا سامنا ہو تو اس کو لوکل لیول پر حل کرنے کی کوشش کی جائے اس سلسلہ میں جماعت میں قائم تعلیمی کمیٹی سے بھی مدد لی جائے جس میں آپ کے علاوہ انصار اللہ، لجنہ اماء اللہ اور خدام الاحمدیہ کا بھی ایک ایک نمائندہ ہو نیز مزید راہنمائی کیلئے نظارت تعلیم سے مستقل رابطہ بہت ضروری ہے۔

☆ نظارت تعلیم کی طرف سے تمام سیکرٹریان تعلیم کو ماہوار رپورٹ فارم کا نمونہ ارسال کیا گیا تھا اس سلسلہ میں تحریر ہے کہ یہ رپورٹ ہر ماہ باقاعدگی سے مقررہ فارم پر ارسال کرنا بہت ضروری ہے تاکہ تمام سیکرٹریان تعلیم سے نظارت کا مستقل رابطہ ہو۔

☆ سوائے چند اضلاع کے باقی اضلاع کی باقاعدہ رپورٹس موصول نہیں ہو رہیں۔ بار بار یاددہانی بھی کروائی جاتی ہے لیکن پھر بھی بیداری پیدا نہیں ہو رہی۔ اللہ تعالیٰ ہماری سستیوں کو دور فرمائے اور اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆ سیکرٹریان تعلیم سے خاص طور پر درخواست ہے کہ وہ سیکرٹریان وقف نو سے مستقل رابطہ رکھیں اور واقفین نو بچوں اور بچیوں کے حوالہ سے جو تعلیمی مسائل سامنے آ رہے ہیں۔ ان کو نظارت تعلیم کی طرف سے دی گئی ہدایات کی روشنی میں حل کریں اور انفرادی رابطہ کو مزید مضبوط کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی میں برکت عطا فرمائے۔ آمین (نظارت تعلیم)

آل ربوہ بلاک وائز فٹ بال ٹورنامنٹ

خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کو مجلس خدام الاحمدیہ دارالنصر غربی اقبال کے تعاون سے آل ربوہ بلاک وائز فٹ بال ٹورنامنٹ کروانے کی توفیق ملی۔ اس ٹورنامنٹ میں ربوہ کی 12 ٹیموں نے شرکت کی جن کو دو پول میں تقسیم کیا گیا۔ اس ٹورنامنٹ کا افتتاح 28 فروری 2006ء کو مکرم حافظ راشد جاوید صاحب مہتمم مقامی نے کیا۔ ٹورنامنٹ کا پہلا سیمی فائنل دارالنصر اور دارالصدر (ب) بلاک کے درمیان ہوا جو دارالنصر نے 2 کے مقابلہ میں 3 گول سے جیت لیا۔ دوسرا سیمی فائنل علوم (الف) اور یمن بلاک کے درمیان ہوا۔ جو یمن بلاک نے صفر کے مقابلہ میں ایک گول سے جیت لیا۔ جیتنے والی دونوں ٹیموں کے درمیان فائنل میچ 9 مارچ کو کھیلا گیا جو ایک سخت مقابلہ کے بعد نصر بلاک نے 0 کے مقابلہ میں 2 گول سے جیت لیا۔

اختتامی تقریب 9 مارچ بعد عصر منعقد ہوئی اس تقریب کے مہمان خصوصی مکرم پروفیسر عبدالجلیل صادق صاحب صدر مجلس صحت پاکستان تھے تلاوت کے بعد مکرم سید فرخ احمد صاحب ناظم صحت جسمانی نے رپورٹ پیش کی جس کے بعد مہمان خصوصی نے اعزاز پانے والے کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم فرمائے۔

نکاح

مکرم منصور احمد صاحب امیر ضلع حیدرآباد تحریر کرتے ہیں کہ میری بیٹی مکرمہ نصیرہ سلطانہ صاحبہ کا نکاح مکرم مسرور احمد صاحب ابن مکرم مبشر احمد صاحب گوندل ساکن U.K کے ساتھ محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر دعوت الی اللہ نے 16 فروری 2006 کو بیت الظفر حیدرآباد میں تین ہزار سٹرلنگ پاؤنڈز حق مہر پر پڑھایا مکرمہ نصیرہ سلطانہ صاحبہ مکرم چوہدری شریف احمد صاحب کاہلوں مرحوم کی پوتی ہیں اور مکرم مسرور احمد صاحب مکرم چوہدری سلطان احمد صاحب گوندل مرحوم کے پوتے ہیں دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کیلئے بہت بابرکت فرمائے۔

درخواست دعا

☆ خدا تعالیٰ کی راہ میں قید کئے جانے والے مختلف احباب جماعت کی باعزت رہائی کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان اسیران راہ مولیٰ کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور ان کو ہر قسم کی پریشانی سے بچائے۔ آمین

تقریب شادی

مکرم یعقوب احمد بھٹی صاحب مربی سلسلہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔ کہ خاکسار کے برادر نسبتی مکرم دلمیر احمد دلبر صاحب مربی سلسلہ ولد مکرم محمد یار صاحب چدھڑ ساکن کلسیاں ضلع شیخوپورہ کی تقریب شادی خانہ آبادی مورخہ 3 مارچ 2006ء کو منعقد ہوئی۔ مکرم نعیم الرشید ڈوگر صاحب امیر و مربی ضلع رحیم یار خاں نے مکرمہ ثریا خانم صاحبہ بنت مکرم محمود احمد صاحب صادق آباد شہر کے ساتھ مبلغ تیس ہزار روپے حق مہر پر نکاح کا اعلان کیا اور دعا کروائی اسی روز رخصتی عمل میں آئی اور مورخہ 5 مارچ 2006ء کو کلسیاں میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ مکرمہ ثریا خانم صاحبہ مکرم عطاء البصیر صاحب مربی سلسلہ کی ہمشیرہ ہیں۔ احباب سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کیلئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم منیر احمد شاہین صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں کہ میرے چھوٹے بیٹے عزیزم صائم احمد واقف نو بعمر سات سال کا قصور میں ایکسیڈنٹ ہونے سے پنڈلی کی دونوں ہڈیاں فریکچر ہو گئی ہیں ڈاکٹروں نے ابتدائی آپریشن اور پلستر لگا دیا ہے۔ بچہ فضل عمر ہسپتال میں داخل ہے تمام احباب جماعت سے بچے کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

مکرم منور احمد بجہ صاحب نمائندہ مینیجر الفضل توسیع اشاعت الفضل چندہ جات اور بقایا جات کی وصولی اور الفضل میں اشتہارات کی ترغیب کے سلسلہ میں ضلع کراچی کے دورہ پر ہیں تمام احباب جماعت سے تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

طب یونانی کا
مایہ ناز ادارہ
فون: 047-6211538
مرد حضرات کیلئے مخصوص دوائیں
سفوف بنولہ: رقعت و سرعت دور کر کے طاقت بحال کرتا ہے
سفوف مقوی: بے اولاد اور کمزور مردوں کیلئے رحمت خداوندی ہے
سفوف تالمکھانہ: مردوں میں کثرت کی بیماری اور حدت دور کرنے کیلئے مفید ہے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

کراچی اور سنگاپور کے 21-K اور 22-K کے فینسی زیورات کا مرکز
العمران جیولرز
فون شوروم 052-5594674
الطاف مارکیٹ۔ بازار کٹھیاں والا۔ سیالکوٹ

HAROON'S
Shop No.8 Block A
Super Market, Islamabad.
Ph: 2275734, 2829886, 2873874

برائٹی و اعتماد کا نام
سرمد جیولرز
4 عمر مارکیٹ ڈیلدار روڈ اچھرہ۔ لاہور
طالب دعا: میاں محمد اسلم، میاں رضوان اسلم
فون: 7582408 موبائل: 0300-9463065

اعلان داخلہ
یونیق سکالرز اکیڈمی کمپیوٹرائزڈ انگلش میڈیم میں داخلہ کا شیڈیول درج ذیل ہوگا۔
(1) مونٹیسوری KG1+KG2 پریپ اور ون کلاس میں داخلہ یکم مارچ سے شروع ہیں جو نشستوں کے پر ہوتے ہی بند کر دیا جائے گا۔ (2) داخلہ کیلئے ابتدائی عمر 31 مارچ تک $3\frac{1}{2}$ تا $4\frac{1}{2}$ سال ہونی چاہیے (3) کلاس Two تا کلاس 8th ہر کلاس میں صرف 20 طلبہ کو داخلہ دیا جائے گا۔ (4) داخلہ صرف ٹیسٹ میں کامیاب ہونے والے طلبہ کو دیا جائے گا۔ (5) ٹیسٹ سابقہ کلاس کے مضامین انگلش، ریاضی اور سائنس کا لیا جائے گا۔
داخلہ فارم اور پراسپکٹس ادارہ کے آفس سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔
نیز ادارہ میں کوالیفائیڈ ٹیچرز کی ضرورت ہے۔
تعلیمی قابلیت کم از کم گریجویٹ تنخواہ -/2490 روپے
یونیق سکالرز اکیڈمی کمپیوٹرائزڈ
61-62 طاہر پارک ربوہ

درخواست دعا

مکرم چوہدری سمیع اللہ سیال صاحب وکیل الزراعت تحریک جدید لکھتے ہیں کہ محترم مولانا نذیر احمد مبشر صاحب کی اہلیہ صاحبہ اور مکرم ڈاکٹر منیر احمد مبشر صاحب دارالرحمت غربی کی والدہ چند روز سے بیمار ہیں۔ اب طبیعت بہتر ہے۔ احباب جماعت دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم نذیر احمد راجوری صاحب ناظم دفتر جماعت احمدیہ دارالذکر لاہور دل کی تکلیف سے بیمار تھے۔ اب افاقہ ہے لیکن کمزوری بے حد ہے احباب جماعت سے شفائے کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم میاں ظفر اللہ صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور دل کی تکلیف سے بیمار ہیں کمزوری بہت ہوگئی ہے احباب جماعت سے شفائے کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 14۔مارچ	
طلوع فجر	4:57
طلوع آفتاب	6:19
زوال آفتاب	12:18
غروب آفتاب	6:18

الفیصلرز۔ اب اور بھی سائنٹفک ویرائٹی کے ساتھ
بیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ (تقی نمبر 1) ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز
شو روم فون 047-6214510 ربوہ 049-1423173

ربوہ اور لاہور کے احمدی احباب کیلئے نئی مہران CNG AC کار
CNG والی 800/- روپے
الفرقان رینٹ اے کار
0333-4865393
فون: 042-7595739-0300-4284508

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار ربوہ
فون شوروم 047-6213649 فون 047-6211649

ترقی کی جانب ایک اور قدم نام ہی کافی ہے
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون شوروم 047-6215747 فون 047-6211649

فون آفس: 047-6215857
جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
گجر پراپرٹی سنٹر
اقصیٰ چوک بیت الاقصیٰ
بالمقابل گیٹ نمبر 6 ربوہ
طالب دعا: شبیر احمد گجر
موبائل: 0301-7970410-0300-7710731

پریمیئر کرنسی ایکسچینج کمپنی بی۔ پرائیویٹ لمیٹڈ
ڈالر، سٹرلنگ پاؤنڈ، یورو، کینیڈین ڈالر و دیگر
فارن کرنسی کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
فون: 047-6212974-6215068

KOH-I-NOOR
STEEL TRADERS
220 LOHA MARKET LAHORE
Importers and Dealers Pakistan Steel
Deals in cold Rolled,Hot Rolled,
Galvanized Sheets & Coils
Tel:7630055-7650490-91 Fax:7630088
Email : bilalwz@wol.net.pk
Talib-e-Dua,Mian Mubarik Ali

The Vision of Tomorrow
New Heaven Public School
Multan Tel 061-554399-779794

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون وبیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

تمام گاڑیوں وٹریکٹروں کے ہوز پائپ آٹوز کی تمام آئٹم آرڈر پر تیار
SRP
سیٹھی ربڑ پارٹس
فون فیکٹری
042-7963531
042-7963207
طالب دعا: میاں عباس علی میاں ریاض احمد میاں

4½ فٹ سالڈ ڈش اور ڈیجیٹل سیٹلائٹ پر MTA کی کرسٹل کلیئر نشریات کے لئے
فریج۔ فریزر۔ واشنگ مشین
T.V۔ گیزر۔ ایئر کنڈیشنر
سپلیٹ۔ ٹیپ ریکارڈر
موبائل فون دستیاب ہیں
عثمان الیکٹرونکس
7231680
7231681
7223204
7353105
1۔ لنک میکلوڈ روڈ بالمقابل جودھامل بلڈنگ لاہور
طالب دعا: انعام اللہ
Email:uepak@hotmail.com

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو لاہور

ڈیلر: فریج، ایئر کنڈیشنر
ڈیپ فریزر، کوکنگ رینج
واشنگ مشین، ڈیزرٹ کولر، ٹیلی ویژن
فخر الیکٹرونکس
1۔ لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ لاہور
ہم آپ کے منتظر ہونگے
احمدی بھائیوں کے لئے خصوصی رعایت
طالب دعا: شیخ انوار الحق، شیخ منیر احمد
فون: 7223347-7239347-7354873

ماشاء اللہ روم کولرز
AC کا نعم البدل فین بلوور اور ڈکٹ والے کولر انرجی سیور موٹر کے ساتھ مختلف سائزوں میں دستیاب ہیں۔ نیز پرانے کولر کی ریپیرنگ کروائیں۔ خوشبودار خس بھی دستیاب ہے۔
17-10-B-1 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
فون 042-5153706-0300-9477683

DASCO
BEST QUALITY PARTS
داؤد آٹو سپلائی
ڈیلر ٹویوٹا۔ سوزوکی۔ مزدا۔ ڈائسن
ومعیاری پاکستانی پارٹس
M-28 آٹو سنٹر۔ بادامی باغ لاہور
طالب دعا: شیخ محمد الیاس، داؤد احمد، محمد عباس
محمود احمد، ناصر احمد
فون: 7725205

پاکستان الیکٹرونکس
سپیشل شادی پیکج
RS:49900/-
L.G-Samsung Sony Projection T.V 43" 44" 54"
بازار سے شرطیہ کم قیمت پر حاصل کریں
الیکٹرونکس اور گیس اپلائنسز کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے
نئی خوبصورت پائیدار راوی موٹر سائیکل نقد اور آسان اقساط میں دستیاب ہیں
سپلیٹ ایئر کنڈیشنرز کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے
042-5124127
042-5118557
Mob:0300-4256291
(PEL) طالب دعا: مقصود احمد
ایڈریس 26/2/C1 نزد خوشبو چوک کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور

24 گھنٹے ایمرجنسی سروس
بلڈ پریشر، بلڈ شوگر، بچوں کے جملہ امراض
نیز سرجری (ہر قسم کے آپریشن) الٹراساؤنڈ کیلئے
مریم میڈیکل اینڈ سرجیکل سنٹر
یادگار چوک ربوہ فون: 047-6213944-6214499

CPL-29FD

IELTS/TOEFL/German Language
Do you want to get higher education in foreign Universities?
If yes then join classes for IELTS/TOEFL/German, O/A level math.
Hostel Facility for the students of other cities especially from Rabwah
Education concern ®
Mr. Farrukh Iuqman Mr. Muhammad Nasr-Ullah Dogar
829-C Faisal Town Lahore Pakistan
Office:042-5177124/5201895: Fax:042-5201895
Mobile: 0301-4411770/0303-6476707/0300-4721863/0333-4696098
Email: edu_concern@cyber.net.pk URL:www.educoncern.tk

ضرورت لیڈی ڈاکٹر
واہلہ فیملی ہسپتال پنڈی بھٹیاں کیلئے ایک لیڈی ڈاکٹر کی ضرورت ہے۔ تعلیم M.B.B.S تجربہ ایک سال کا ہو۔ گائنی آپس (Gyne Does) میں تنخواہ 25000/- روپے ماہانہ رہائش کی سہولت موجود ہے۔ درخواست دہندہ اپنے متعلقہ صدر جماعت کا تصدیقی لیٹر ضرور لائے۔
واہلہ فیملی ہسپتال پنڈی بھٹیاں
رابطہ موبائل: 0301-4112101